Urdu Literature
Sem Ist/IInd
(1) Unit III

نظم تعریف اور ارتقاء

Date

اردو کا تمام ادب دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصہ نظم ایک حصہ نثر۔ نظم کے حصے میں تمام شاعری کی اصناف آتی ہیں جیسے غزل قصیدہ مرثیہ رباعی مثنوی وغیرہ۔ یہ تمام اصناف شعری یا نظمیہ اصناف کہلاتی ہیں --- اسی طرح نثر کے حصے میں (Prose) کی وہ تمام اصناف آتی ہیں جن کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں جیسے ناول افسانہ ڈرامہ اور مکتوب نگاری وغیرہ۔ یوں اردو کا تمام تر ادب شاعری (Poetry) اور نثر (Prose) میں شامل ہے۔

لیکن ادب کی اس تقسیم اور تفریق کے باوجود ادب کے طالب علم کو یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ نظم الگ سے ایک صنف ادب بھی ہے۔ جو شاعری کے زمرے میں آتی ہے۔ قصیدہ غزل مرثیہ مثنوی کی طرح نظم بھی ایک مکمل شعری صنف کا نام ہے۔ جس میں مختلف شاعروں نے الگ سے بہترین شاعری کا کام کر کے دکھایا ہے۔

ویسے تو شاعری کی تمام اصناف نظمیہ اصناف ہی ہیں لیکن نظم علیحدہ ایک ایسی صنف ہے جس میں شاعروں نے بیشتر تخلیقات کا اضافہ کیا ہے۔ 1725ء میں پیدا ہوئے نظم کے سب سے مشہور شاعر نظیر اکبر آبادی سے لے کر آج گلزار اور جاوید اختر جیسے نظم کے شاعروں تک نظم کی شاعری کی تاریخ تقریباً تین صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ غزل کے علاوہ یہ اردو کی دوسری شعری صنف ہے جو پہلے روز سے لکھی جا رہی ہے اور آج بھی قائم و دائم ہے۔ ورنہ قصیدہ مثنوی مرثیہ وغیرہ جیسی دوسری شعری اصناف وقت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کے لئے منظر سے ہٹ چکی ہیں۔ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غزل کی طرح نظم نے بھی ہر بدلتے وقت اور زمانے کے ساتھ اپنے اسلوب رنگ اور Style کو بدل کر کامیابی کے ساتھ اپنے وجود کو بچا لیا ہے۔

جیسا کہ لفظ نظم سے ظاہر ہے۔ نظم کے معنی انتظام ترتیب آرائش اور تنظیم (discipline) کے ہیں۔ یعنی ایک ایسی نظم یا شاعری جو باقاعدہ ایک ترتیب اور تنظیم کے ساتھ ایک خاص موضوع کی حد میں رہ کر لکھی جائے۔ اس لفظ کو "نثر" کے مقابلے رکھ کر بھی آپ یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ نثر ایک آزاد اور کھلی تحریر کا نمونہ ہے جبکہ نظم ایک خاص

Scanned with CamScanner

(2)

Date

ترتیب اور discipline میں لکھی جانے والی صنفِ سخن ہے۔ پھر چاہے وہ نظم خود ہو یا پھر قصیدہ، مرثیہ یا غزل وغیرہ۔

نظم کے دوسرے معنی "موتی پرونے" سے بھی ہیں۔ جیسے ہم ایک دھاگے کی لڑی میں موتی یا پھول ترتیب سے پروتے ہیں اسی طرح نظم کے ہر شعر، مصرعے اور بند کو ایک موتی کی طرح ترتیب وار خوبصورتی سے نظم کی مالا میں پرونا پڑتا ہے۔

نظم میں بہت سے اشعار یا بند ہوتے ہیں۔ نظم نگاری کا کوئی ایک مخصوص format یا سانچہ نہیں ہے۔ نظم لکھنے کے درجنوں طریقے ہیں اور یہ سب طریقے ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور اپنی اپنی حدود میں کامیاب بھی۔

پابند نظم، آزاد نظم، نظم معرّا، نثری نظم جیسے بہت سارے ذیلی اصناف نظم کی صنف کے تحت لکھی جاتی ہیں۔ نظموں کے ہی ایک سلسلے میں مخمس اور مسدس جیسی نظموں کا بھی ذکر آتا ہے۔

فارم اور شکل کے اعتبار سے اگرچہ یہ تمام نظمیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں لیکن ان تمام نظموں میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ کسی خاص ایک موضوع اور subject کے دائرے میں رہ کر لکھی جاتی ہیں۔ یعنی نظم کسی ایک خاص موضوع یا Topic کا انتخاب کرتی ہے اور پھر اوپر سے نیچے تک اسی موضوع کو discuss کرتی چلی جاتی ہے۔ یعنی اگر فیض کی نظم "کتے" کی طرح اس کا موضوع کتا ہے تو وہ اسی موضوع پر بات کرے گی اور اگر وہ حالی کی نظم "مد و جزرِ اسلام" یا اقبال کی نظم "شکوہ" ہے تو وہ انہی موضوعات کے دائرے میں رہ کر لکھی جائے گی۔

نظم کا ایک مرکزی اور بنیادی خیال ہوتا ہے۔ اسی خیال کو لے کر نظم نگار ایک خوبصورت کہانی بنتا ہے۔ اور اسے مختلف راستوں سے گزارتے ہوئے اپنی تکمیل تک لے آتا ہے۔ آخر میں نظم ایک خوبصورت اور سبق آموز پیغام سناتے ختم ہو جاتی ہے۔ جہاں غزل کا ہر شعر اپنے آپ میں ایک مکمل بات کہتا ہے وہیں نظم پوری کی پوری ایک شعر کے موضوع کو اپنے اندر سمیٹنے کا کام کرتا ہے۔

نظم کی فارم ہیئت شکل اور صورت کی طرح اس کے موضوعات کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

زندگی کے کسی بھی موضوع اور مسئلے کو نظم کا موضوع بنایا جا سکتا ہے۔ نظم نگار موسموں، تہواروں، رواجوں سے لے کر مذہبی شخصیات، سیاسی رہنماؤں، انسانی عادتوں، خصلتوں، جانوروں، مذہب، دین، جنگوں سے لے کر تاریخ اور فلسفے تک ہر موضوع پر اپنا قلم چلا کر ایک شاندار نظم تحریر کر سکتا ہے۔

ہر زمانے کے نظم نگاروں نے اپنے مزاج اور انداز کے مطابق نظم لکھنے کے نئے نئے طریقے اور نئے نئے موضوع ایجاد کیے۔ نظم نے ہر زمانے میں ایک نئے رنگ روپ کے ساتھ اپنے قاری کو متاثر کیا۔ اپنی اسی رنگا رنگ طبیعت اور اسلوب کی وجہ سے نظم نگاری آج بھی اتنی ہی مقبول و مشہور ہے جتنی وہ نظیر، حالی، شبلی، فیض اور جوش کے زمانے میں تھی۔

گزشتہ 100 سال کے عہد کو نظم کے جدید عہد اور دور کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جدید عہد کے شعراء سے قبل کے زمانوں میں ہر کچھ سال کے بعد ایک سے ایک بڑا نظم گو شاعر پیدا ہوا ہے۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں دو رسالوں دل گداز اور مخزن نے نظم کی صنف کو مقبول کرنے میں ایک اہم رول ادا کیا۔ ان دونوں رسالوں (Magazines) میں غزل کے ساتھ ساتھ لگاتار نظم کو چھاپنے کو رواج دیا گیا۔

غزل کے مقابلے نظم کی صنف کو رواج دینے والے ابتدائی ناموں میں نظیر اکبر آبادی، اکبر الہ آبادی، شبلی، محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، ڈاکٹر علامہ اقبال، تلوک چند محروم، مولانا ظفر علی خان، سرور جہان آبادی، چکبست، فیض احمد فیض، جوش وغیرہ کا نام آتا ہے۔ ان ادیبوں نے لگاتار نظم نگاری کر کے اردو نظم کے ماحول کو خوبصورت بنانے میں بنیادی رول ادا کیا۔

جدید زمانوں میں انہی نظم نگاروں کے نقش قدم پر چل کر بہت سے شاعروں نے نظم کی صنف کو مالا مال بنایا۔ ان شاعروں میں فراق، ساحر، احمد ندیم قاسمی، جمیل مظہری، اختر الایمان، نون میم راشد، میراجی، مجروح سلطان پوری، خلیل الرحمن اعظمی، احسان دانش، مجاز، اختر شیرانی، علی سردار جعفری، کیفی اعظمی، وامق جونپوری، شہریار، بلراج کومل، ندا فاضلی، محمد علوی، وزیر آغا، مظہر امام، کمار پاشی، گلزار وغیرہ کی صورت میں بے شمار شاعروں کا ذکر ملتا ہے۔

ان تمام نمائندہ نظم نگاروں کے کلام سے گزرنے کے بعد یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ نظم نگاری اردو ادب کی نہایت اہم، عزت دار، سنجیدہ اور مقصدی صنفِ سخن ہے، جس نے اردو ادب کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

Scanned with CamScanner